سُورَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّة

﴿كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ۖ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ﴾ (2:28)

حرف عطف ثُمَّ

ثم: حرف عطف ہے جو حکم میں شریک ہونے، ترتیب اور وقفہ کا تقاضا کرتا ہے۔

ثم مہلت اور تراخی کے لیے آتا ہے، یعنی ایک کام کے ختم ہونے کے بعد دوسرے کام کے تاخیر سے کرنے پر دلالت کرتا ہے، خواہ یہ تاخیر فی الزمان ہو، خواہ تاخیر فی المرتبہ۔

قَامَ زيد ثُمَّ عَمْرو زید کھڑا ہوا پھر (تھوڑی دیر بعد) عمر کھڑا ہوا

- ثم ماقبل سے مابعد کے متاخر ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ مثلا

﴿أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ آمَنتُم بِهِ ۚ آلْآنَ وَقَدْ كُنتُم بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ﴾ (10:51)

پھر کیا جب وہ (عذاب) واقع ہو جائے گا تب تم لوگ اس پر ایمان لاؤ گے؟ (اس وقت کہا جائے گا) کیا اب (ایمان لا رہے ہو)؟ اور اسی کی تو تم جلدی مچا رہے تھے۔

(کیا پھر جب وہ واقع ہو جائیگا عذاب) آمَنتُم بِهِ (کیا تم اس وقت ایمان لاؤ گے)

مطلب یہ ہوگا اگر تمہارے پاس اسکا عذاب آجائے تو تم اس پر ایمان لاؤ گے اس عذاب کے واقع ہونے کے بعد جبکہ ایسے وقت کا ایمان مفید نہ ہوگا۔ شریعت کا یہ مسلم مسئلہ ہے کہ جب ملائکہ عذاب نظر آنے لگیں اور عالم برزخ کا انکشاف شروع ہو جائے، توبہ و ایمان مقبول نہیں۔

اس کلام میں حذف ہے، تقدیر کلام ہے: (کیا تم ایمان لاؤ گے کہ تم پر عذاب نازل کیا جائے پھر تم کو کہا جائے گا جب وہ آجائے: اب تم اس کے ساتھ ایمان لاؤ گے؟

 © copy rights reserved

کہا گیا ہے: یہ بطور استہزا ملائکہ کا قول ہے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے: یہ اللہ تعالیٰ کے قول میں سے ہے اور ہمزہ استفہام ثم پر داخل ہوا ہے یہ تقریر و توبیخ کے لیے ہے۔

یہاں تقدیم و تاخیر ہے اصل میں یوں تھا۔ ءَ اِذَا مَا وَقَعَ ثُمَّ اٰمَنْتُمْ بِهٖ اور ثُمَّ اِسْتِبْعاد کے لیے ہے یعنی تم عذاب کو اس طرح جلدی مانگتے ہو گویا کہ جب عذاب آجائے گا تو پھر تم ایمان لے آؤ گے یہ بات تو پہلے سے بھی زیادہ تعجب انگیز اور بعید از عقل ہے۔

اس سے پہلے یقال مقدر ہے اور اس کے بعد اٰمَنْتُمْ یعنی جب عذاب آگیا اور منکرین عذاب دیکھ کر ایمان لے آئے تو ان سے کہا جائے گا کہ اب عذاب دیکھ کر ایمان لاتے ہو اور ایسے ایمان سے نفع کی امید رکھتے ہو حالانکہ تم اس عذاب کو بطور استہزاء و تمسخر جلدی مانگتے تھے یہ توبیخ و تہدید کے طور پر کہا جائے گا۔

اصل میں منکرین اسلام کا عذاب پر ایمان ہی نہ تھا تب ہی تو وہ کہتے تھے:

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (آیۃ 48) اور وہ کہتے ہیں کہ کب یہ (عذاب کا) وعدہ پورا ہو گا اگر تم سچے ہو؟ اسی لئے وہ اس کی جلدی مچا رہے ہیں

- یا ثم حرف عطف رتبہ یا مرتبہ کے لحاظ سے متاخر ہوتا ہے، ایسے موقع پر اس کے معنی ہوتے ہیں: **اس سے بھی بڑھ کر**

﴿ هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَاۤءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۭ وَھُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴾ (2:29)

وہی ہے جس نے پیدا کیا تمہارے لیے جو کچھ بھی زمین میں ہے۔ پھر وہ متوجہ ہوا آسمانوں کی طرف اور انہیں ٹھیک سات آسمانوں کی شکل میں بنا دیا۔ اور وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

(اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ) وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور انہیں سات آسمان درست کر کے بنا دیئے۔

زمین و مافیہا کی تخلیق کے بعد آسمانوں کی تخلیق کا ذکر مؤخر الذکر کی عظمت و تفضل کے لئے ہے۔

© copy rights reserved

ورنہ قرآن مجید میں آسمانوں کے بنائے جانے کے بعد زمین کا بنایا جانا صاف ظاہر ہے۔

﴿ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴾ (79:30)

اور زمین کو اس کے بعد بچھا دیا۔

تراخی فی المرتبہ کی دوسری مثال: اس میں تراخی فی الوقت بھی ہے۔اور تراخی فی المرتبہ بھی ہے۔

﴿وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ ﴾ (79:30)

اور اس نے انسان کی پیدائش کو مٹی سے شروع کیا۔ پھر اس کی نسل خلاصے سے (یعنی) حقیر پانی سے پیدا کیا۔ پھر اس کو درست کیا۔ پھر اس میں اپنی طرف سے روح پھونکی۔

- آیت 28 میں ثم تراخی وقت کے لئے استعمال ہوا ہے۔ بمعنی پھر، اس کے بعد۔
- ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ پھر تمہیں ماریگا دنیوی زندگی ختم ہونے پر۔
- ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ پھر تمہیں زندہ کرے گا یعنی جس دن صور پھونکا جائے گا۔ تو پھر تمہیں دوبارہ زندہ کرے گا۔
- ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ پھر تم اسی کی طرف پلٹائے جاؤ گے (حساب و کتاب اور سزا و جزا کے لئے)